فرقہ روشنیہ اور فری میسن تحریک

روشن دین

فرقہ روشنیہ کے متعلق مؤقر ماہنامہ الحق میں جو تحقیقی مواد شائع ہو رہا ہے۔ اس کے مطالعہ سے اس فرقے کے بعض اہم عقائد سامنے آئے ہیں۔ مولانا مدرار اللہ صاحب کے مضامین کافی دلچسپ اور فکر انگیز ہیں۔ اس فرقے کے متعلق بعض یورپی مورخین نے بھی تحقیق کی ہے اور اس کا رابطہ فری میسن تحریک کی ایک پیش رو تحریک الناٹی سے جوڑا ہے۔ الناٹی (ILLUMNATI) کا ترجمہ روشنیہ ہی بنتا ہے۔
برطانوی محقق آرکون دارول (ARKON DARAUL) نے اپنی کتاب "گذشتہ زمانہ اور آجکل کی خفیہ تنظیموں کے ضمن میں فرقہ روشنیہ کے بارے میں بعض تفاصیل درج کی ہیں جن کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے۔

دارول لکھتا ہے کہ سولھویں صدی میں افغانستان کے پہاڑوں میں ایک نہایت خفیہ تنظیم روشنیہ کے نام سے قائم کی گئی۔ اس خفیہ سوسائٹی کو بایزید انصاری نے قائم کیا جس کا دعویٰ تھا کہ وہ مکہ کے ایک انصار خاندان سے تعلق رکھتا ہے۔ اس کے خاندان کو دین ابراہیمی اور اسماعیلی سلسلہ کی وہ خفیہ باتیں اور راز معلوم ہیں جو تعمیر مکہ کے وقت اس کے آباو اجداد کو ملے۔ بایزید کا باپ ایک عام آدمی تھا لیکن بایزید نے ایک اسماعیلی باطنی کی مریدی اختیار کر کے روشانی خیالات کا پرچار شروع کیا۔
باطنی یا ترملی داعی اس زمانے میں ایران کے کئی علاقوں میں سرگرم عمل تھے۔ عبدالحلیم شرر نے اپنے تاریخی ناول فردوس بریں میں ان کے متعلق عمدہ معلومات فراہم کی ہیں۔ موجودہ اسماعیلی سلسلہ اپنے آپ کو باطنیوں سے نسبت دیتا ہے۔

افغانستان کے گورنر کے لئے روشنیہ فرقے کی کاروائیاں تشویش کا باعث بن گئیں۔ ہندوستان کے مغل حکمران اور ایرانی ہمسائے بھی روشنیہ فرقے کی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھنے لگے کیونکہ تھوڑے ہی عرصے میں اس نے کافی سیاسی قوت پیدا کر لی تھی۔ بایزید نے ایک مختصر سا مکتب فکر قائم کر کے

1. ARKON DARAUL, SECRET SOCIETIES, LONDON 1961, P-221 YESTURDAY AND TODAY.

مافوق الفطرت امور اور باطنیت کی تعلیم کا پرچار شروع کیا۔ روشانی مرید خلوت میں چلا جاتا اور روشنی حاصل کرنے کے بعد داعی بن کر نکلتا۔ اس طریقے سے ابتدائی تین سال کے عرصہ میں پچاس پکے مرید بنائے گئے۔ رفتہ رفتہ روشانیوں کے سیاسی عزائم سامنے آنے لگے۔ ان کی ایک شاخ کے سربراہ نے دوسری شاخ کے سربراہ کو تین خطوط لکھے جن سے واضح ہوتا ہے کہ روشنیہ دنیا کے سماجی نظام کو بدلنے، مخصوص باطنی عقائد پھیلانے اور ایک ایک کر کے دنیا کے تمام ممالک کو فتح کرنے کے خواب دیکھنے لگے تھے۔

روشنیہ فرقے کی تاریخ اور ان کے مذہبی عقائد کے سلسلے میں بہت سا مواد دستیاب ہے۔ انسائیکلوپیڈیا آف اسلام کے مقالہ نگار نے بایزید انصاری کے تحت اس فرقے کے عقائد و احوال پر روشنی ڈالی ہے[1]، اور مؤقر ماہنامہ الحق میں مولانا مدرار صاحب عقائد کی بحث میں اپنا نقطہ نظر پیش کر رہے ہیں۔ ہم اس پس منظر میں نہیں جانا چاہتے بلکہ اس خاص پہلو کو اجاگر کرنا چاہتے ہیں جو عام طور پر لوگوں کی نظر میں نہیں۔ دارول کی تحقیق کے مطابق بایزید نے ہندوکش افغانستان میں ایک محفوظ پہاڑی علاقے میں ایک قلعہ قائم کیا جس میں ہر طرح کی تعیشات میسر تھیں۔ کئی سپاہی اور تاجر روشن پیر کے مرید بن گئے اور لاکھوں روپیہ قلعے کے انتظام اور فوجی، سیاسی اور جاسوسی نظام کے چلانے کے لئے دیا جاتا رہا، پیر صاحب نے اپنے روحانی تجربات کی بنا پر اعلان کر دیا کہ آخرت کوئی شے نہیں، خوش رہو، کھاؤ پیو، اور عیش و عشرت کی زندگی بسر کرو، طاقت حاصل کرو۔ سیاسی اقتدار پر قبضہ کرو اور اپنی نگہبانی کرو۔ تمہیں صرف سلسلہ روشنیہ کی ترقی اور اس سے وابستگی کا اظہار کرنا ہوگا۔ پیر صاحب نے فری میسن کی طرح مریدوں کے لئے مخصوص علامات اور اشارے رکھے جن سے ایک فرد دوسرے کی شناخت کر لیتا تھا۔ انہوں نے مریدوں کو حکم دیا کہ جو شخص خاص اشارے کا جواب نہ دے سکے وہ ان کا شکار ہے۔ ایک اشارہ یہ تھا کہ مرید اپنا ہاتھ ماتھے کے آگے پھیرتا تھا اس کے جواب میں دوسرا روشانی کان کو چھوتا تھا اور اپنی کہنی کو دوسرے ہاتھ کے پیالے میں پکڑتا تھا۔ پیر روشن نے ہشت نگر پشاور میں اپنا مرکز قائم کیا۔ مریدوں کو اپنی طرف سے مختلف نام عطا کئے گئے اپنے لئے چراغ ساز کا لقب اختیار کیا جو دنیا کو روشن کرنے کا فریضہ ادا کر رہا ہے۔ اور چراغِ ظلمت کو بجھا رہا ہے۔

مغلوں نے روشن پیر کے بڑھتے ہوئے اثر کو دیکھتے ہوئے کابل کے گورنر محسن خان کو ان کی گرفتاری کا حکم دیا۔ گورنر نے گرفتار کر کے پابہ جولاں ان کو گلیوں میں گھسیٹا تاکہ یہ ثابت ہو کہ پیر صاحب

[1] جلد اوّل زیر لفظ البایزید انصاری و روشنیہ

کوئی مافوق الفطرت آدمی نہیں، ان کی آدھی داڑھی اور سر مونڈ دیا گیا۔ لیکن گورنر کے مرشد شیخ عطاری نے انہیں حکم دیا کہ روشن کو فوراً آزاد کر دیا جائے۔ ورنہ اس پر عذاب آجائے گا۔ رہائی کے بعد بایزید تیراہ چلا گیا۔ جہاں کافی اثر و رسوخ پیدا کیا۔ اس علاقے کو فوجی مرکز بنا کر انہوں نے دوبارہ مغلوں سے جنگ لڑی لیکن شکست کھائی اور گمنامی کی موت مر گئے۔ ان کے بعد ان کے بیٹے عمر انصاری اور عبدالقادر وغیرہ نے اس سلسلہ کے افکار کو باطنی داعیوں کی طرف پر پھیلایا۔[۲]

ہندوستان کے شمالی علاقوں میں روشانیوں نے کئی سیاسی سازشوں میں حصہ لیا۔ اور طویل عرصے تک مغل حکمرانوں کے خلاف صف آرا رہے۔ روشانی داعی مشرق وسطیٰ اور وسط ایشیا کے علاقوں میں بھی اپنے افکار پھیلانے میں مصروف رہے۔

افغانستان میں مذہبی اور فوجی خطوط پر استوار روشنیہ خفیہ سلسلے کے تتر بتر ہونے کے چالیس سال بعد اسی نام (روشنیہ) سے جرمنی میں آدم ویشاپ (ADAM WEISHAUPT) نے المنائی کی بنیاد رکھی۔ آدم قانون کا پروفیسر تھا۔ تاریخ اور عقائد کی ایک حیرت انگیز مماثلت روشنیہ اور المنائی میں موجود ہے جو اہل تحقیق کے لئے کھلا چیلنج ہے۔ جرمن روشانی شاخ کے قیام کے بعد سپین میں اس کا قیام عمل میں لایا گیا اور اسکی مقبولیت کے پیش نظر ۱۶۲۳ء میں مسیحی نظام کلیسا کی سب سے بڑی عدالت نے اسکی تکذیب کی ۱۶۵۴ء میں فرانس میں المنائی قائم ہو گئی۔

دارول کہتا ہے کہ اگرچہ ہمیں ایسے ماخذات اور مسودات نہیں مل سکے جن سے جرمن روشانی اور افغانستان کی روشانی تحریک کے درمیان کڑیاں ملائی جاسکیں لیکن نام عقائد اور خفیہ تنظیمی ڈھانچے میں ازحد مماثلت کسی بحث کی محتاج نہیں۔ یہ ایسے ٹھوس ثبوت ہیں جو محض اتفاق نہیں ہو سکتے۔ دیگر امور سے قطع نظر اگر ہم افغان روشنیہ اور مغربی المنائی کے کلینڈر (تقویم) کا تقابلی مطالعہ کریں تو ہمیں معلوم ہوگا کہ مغربی روشانیوں کا وہی کلینڈر رہے جو افغانستان کے قریبی ایرانی علاقوں میں رائج تھا۔ المنائی کا سال نو وہی تھا جو ایرانی افغان کا نوروز کا تہوار تھا۔ اس کے علاوہ روشنیہ فرقے میں اونچا درجہ ملک یا بادشاہ حاصل کرنے کے لئے جو آٹھ مدارج رکھے گئے تھے وہی المنائی نے اور فری میسنری میں رائج ہوئے۔ دارول لکھتا ہے کہ وہ آٹھ درجے مندرجہ ذیل تھے۔

روشنیہ	سالک[۱]۔	مرید[۲]۔	فقیر[۳]۔	عارف[۴]۔	خواجہ[۵]۔	امیر[۶]۔	امام[۷]۔	ملک[۸]۔
جرمن المنائی	APPRENTICE	FELLOW-CRAFT	MASTER	ILLUMNATUS MAJOR	ILLUMNATUS DIRIGENS	PRINCE	PRIEST	KING

---

۲ تفصیل کے لئے دائرۃ المعارف پنجاب یونیورسٹی زیر لفظ روشانی ملاحظہ ہو۔

جن نیم تصوفانہ اصطلاحات کو روشنیہ نے اپنے خفیہ سلسلہ کو پھیلانے کے لیے استعمال کیا۔ وہی اصطلاحات، جرمن روشنیہ اور فری میسن نے اختیار کیں۔ ان میں سے اکثر درجات آج بھی فری مین تنظیمیں اپنائے ہوئے ہیں۔ روشنیہ نے جو مدارج مقرر کئے ہیں وہ دوسرے طریقت کے سلسلوں سے مختلف ہیں۔ پہلے تین درجوں میں سالک روشنی کی تلاش میں مجاہدات کرتا اور حیا، حافظہ، قوی وغیرہ کو استعمال میں لاتا ہے۔ جرمن المناٹی نے ان درجوں کے ذریعے خفیہ ممبر تیار کئے جب یہ ممبر PRIEST یا مبلغ کے درجے پر پہنچ جاتے تو ان کو ایک خفیہ مقام پر لے جایا جاتا جہاں ایک تخت بچھا ہوتا جس پر شاہی نشانات اور علامات کندہ ہوتے۔ مبلغ کو کہا جاتا کہ وہ تخت پر بیٹھنا چاہے تو بیٹھ جائے اگر وہ انکار کرے تو اسے سلام کرکے اسکی تقدیس کے نعرے لگائے جاتے۔ یہ مبلغ ایک خاص نشان کے تحت دوسرے مبلغوں سے اپنا تعارف کراتا۔ دونوں ہاتھ جوڑ کر سر پر رکھنے سے روشنیہ المناٹی مبلغ ایک دوسرے کی دور دراز علاقوں میں شناخت کر لیتے تھے۔ اس کے علاوہ وہ ہاتھ ملاتے وقت ہتھیلی کو چوڑا کرتے اور انگوٹھا سیدھا رکھتے جب کہ دوسرا شخص اپنا انگوٹھا انگلیوں میں دبا کر ہاتھ ملاتا۔

جرمن روشنیہ کا شہزادہ PRINCE سیاست میں بھرپور حصہ لیتا تھا۔ لیکن بڑے خفیہ انداز سے یہ کاروائی عمل میں لائی جاتی جس کمرے میں شہزادے کو خفیہ سلسلے میں یہ مقام اور اعزاز بخشا جاتا اس کو سرخ پردوں سے سجا دیا جاتا۔ شہزادہ سرخ اور سفید لباس پہن کر آتا اس کے بعد خصوصی تقریب منعقد کی جاتی۔ ۱۷ویں صدی کے فری میسن انہیں خطوط پر خفیہ کارکن تیار کرتے تھے جو خطرناک سیاسی سازشوں میں حصہ لیتے۔ یاد رہے فری میسن تحریک جس پر حال ہی میں پاکستان میں پابندی عائد کی گئی ہے۔ یہودی سازش کا ایک حصہ ہے اور صیہونی تحریک کے آغاز ۱۸۹۷ء سے قبل اس تحریک کے ذریعے یہود نے عالم اسلام کے خلاف نہایت گھناونی سازشیں کیں۔ امریکہ اور مغربی دنیا میں آج بھی یہ تحریک نہایت زور شور سے جاری ہے۔

۱۷۸۶ء میں جرمن روشانی سلسلے کے ایک ممتاز وکیل زواک کے گھر پر پولیس نے بعض شکوک کی بنا پر چھاپہ مارا اور اس خفیہ تحریک کے بارے میں کئی معلومات حاصل کیں۔ اس بات کا انکشاف بھی ہوا کہ بڑے بڑے آدمیوں کو روشنیہ عورتوں کے ذریعہ رام کیا جاتا۔ اس کے لئے ایک وسیع منصوبہ بنایا گیا تھا اور کئی عورتوں کے سلسلے میں شامل کیا گیا تاکہ مغربی روشنیہ کے خفیہ عزائم کو پروان چڑھایا جا سکے۔ ابتدائی درجوں کے لوگ ابجد کے طرز پر مندرجہ ذیل حروف کی مدد سے خفیہ پیغامات کا تبادلہ کرتے۔

A	B	C	D	E	F	G	H	I J	K	L	M	N	O	P	Q	R	S	T	U V	W	X	Y	Z
12	11	10	9	8	7	6	5	4	3	2	1	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23	24

سلسلہ کے اونچے درجات کے خفیہ پیغامات اور خط و کتابت کے لئے اے بی سی وغیرہ کے مقابل کئی طرز کی علامات اختیار کی جاتیں مثلاً

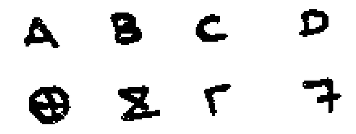

اس انداز سے لکھی گئی تحریر صرف وہی پڑھ سکتے تھے جو ان علامات اور خفیہ کوڈ کو جانتے ہوں۔ ایک دو تین چار وغیرہ کے لئے مندرجہ ذیل خفیہ علامتیں مروج تھیں۔

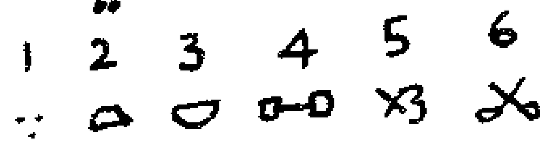

رواک کے ہاتھ کی لکھی ہوئی ایک دستاویز بھی ملی جس میں اس نے ایک ایسا صندوق بنانے کا دعویٰ کیا تھا جس کو اگر کھولنے کی کوشش کی گئی تو وہ دھماکے کے ساتھ پھٹ جائے گا۔ اس کے پاس سینکڑوں اہم شخصیات کی مہریں تھیں ایک اور جرمن روشانی بیرن باسس BARON BASSUS کے ایک خفیہ منصوبے کی تفصیلات بھی ملیں جن کے تحت اس خفیہ سلسلے کو پھیلانے کے لئے جوان خوبرو لڑکیوں کو سلسلے میں داخل کرنا ضروری قرار دیا گیا تھا۔ ایک اور خط میں جوان لڑکیوں کو متاثر کرنے کی تدابیر درج تھیں۔ جرمن سے المناتی سلسلے کے تخریب کاروں کو نکال دیا گیا تو فرانس میں انہوں نے مراکز قائم کر لئے پیرس کی فری میسن تحریک جو یہود کی مالی امداد اور خفیہ اعانت اور سرپرستی میں جاری تھی ان کی سب سے بڑی پشت پناہ ثابت ہوئی۔

روشانی اور المناتی کی مماثلت و مشابہت، علامات کے ذریعے اظہار خیال اور مخصوص افکار کا پرچار غور طلب امور ہیں یہ محض قیاسات و اتفاقات نہیں تاریخی حقائق اور فکر انگیز امور ہیں۔ فری میسن تحریک کا آج تک روشنیہ اور باطنی خفیہ نظام سے استفادہ کر کے ان کی طرز پر جدید وضع کا ایک سلسلہ قائم کرنا باعث حیرت ہے۔ اسلام کے ابتدائی دور سے لیکر بیسویں صدی تک یورپی استعمار اور اسلام دشمن طاقتوں نے جن جن تحریکوں کی پشت پناہی کی اور ان تحریکوں کے بانیوں اور جانشینوں نے جسطرح ملتِ اسلامیہ میں تفریق و انتشار کے بیج بوئے اس پر سیر حاصل تحقیق کی ضرورت ہے۔ ہم اکثر اوقات بعض مخصوص عقائد یا متصوفانہ افکار کی بنا پر کسی سلسلے یا مذہبی مکتب فکر کو موردِ الزام گردانتے رہتے ہیں اور ایسی تحریکوں کے سیاسی پہلوؤں اور حصول اقتدار کے لئے اختیار کئے گئے طریقوں کو زیر بحث نہیں لاتے حالانکہ ہندوستان، ایران اور مغربی ایشیا میں بہت سی روحانی و مذہبی تحریکوں کے پیچھے سیاسی عوامل کارفرما تھے۔ مذہب کو حصولِ اقتدار کا ذریعہ بنایا گیا اور غیر مسلم تخریبی قوتوں سے ساز باز کر کے اسلامی وحدت کو پارہ پارہ کیا گیا ہندوستان کی خانہ ساز نبوت اور ایران کی بابی و بہائی تحریک اس کی واضح مثالیں ہیں۔ روشنیہ فرقے کے علمی محاسبے کے ساتھ ساتھ سیاسی محاسبے کی اشد ضرورت ہے تاکہ اس کو جنم دینے والے اصل عوام کے سامنے آسکیں۔

ADARTS HSF-1/82